بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

عمامہ یا ٹوپی پھننا نبی اکرم ﷺ کی سنت وعادتِ کریمہ

حضور اکرم ﷺ کی ہر ہر ادا ایک سچے اور شیدائی امتی کے لئے نہ صرف قابل اتباع بلکہ مر مٹنے کے قابل ہے، خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا روز مرہ کی عادات واطوار مثلاً طعام یا لباس وغیرہ سے۔ ہر امتی کو حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے کہ نبی اکرم ﷺ کی ہر سنت کو اپنی زندگی میں داخل کرے اور جن سنتوں پر عمل کرنا مشکل ہو ان کو بھی اچھی اور محبت بھری نگاہ سے دیکھے اور عمل نہ کرنے پر ندامت اور افسوس کرے۔
امت مسلمہ متفق ہے کہ آپ ﷺ عموماً عمامہ یا ٹوپی کا استعمال فرماتے تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث وعلماء امت کے اقوال میں مذکور ہیں۔

عمامہ سے متعلق احادیث:

☆ حضرت عمروؓ بن حُریث سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو آپ ﷺ کے (سر کے) اوپر کالا عمامہ تھا۔ (مسلم)

☆ متعدد صحابۂ کرام مثلاً حضرت جابرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر کالا عمامہ تھا۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے (مرض الوفات) میں خطبہ دیا تو آپ ﷺ (کے سر) پر کالا عمامہ تھا۔ (شمائل ترمذی، بخاری)

☆ حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام رکھتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ اے میرے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ پہنایا، میں اس کپڑے کی خیر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کی اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی) معلوم ہوا کہ عمامہ بھی آپ ﷺ کے لباس میں شامل تھا۔

☆ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا، آپ ﷺ پر قطری عمامہ تھا۔ آپ ﷺ نے عمامہ کے نیچے اپنا ہاتھ داخل فرمایا اور سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور عمامہ کو نہیں کھولا۔ (ابوداؤد)
قِطری: یہ ایک قسم کی موٹی کھردری چادر ہوتی ہے، سفید زمین پر سرخ دھاگہ کے مستطیل بنے ہوتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مُحرِم (یعنی حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا مرد) کرتا، عمامہ، پائجامہ اور ٹوپی نہیں پہن سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم) معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں عمامہ عام طور پر پہنا جاتا تھا۔

=x= غرضیکہ حدیث کی کوئی بھی مشہور کتاب دنیا میں ایسی موجود نہیں ہے، جس میں آپ ﷺ کے عمامہ کا ذکر متعدد مرتبہ وارد نہیں ہوا ہو۔

عمامہ کا سائز:

عمامہ کے سائز کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں البتہ زیادہ تحقیقی بات یہی ہے کہ عمامہ کا کوئی معین سائز مسنون نہیں ہے، پھر بھی آپ ﷺ کا عمامہ عموماً ۵ یا ۷ ذراع لمبا ہوا کرتا تھا، ۱۲ ذراع تک کا ثبوت ملتا ہے۔

عمامہ کا رنگ:

آپ ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات سفید یا سیاہ ہوا کرتا تھا، البتہ وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کسی دوسرے رنگ کا بھی عمامہ استعمال کرتے تھے۔ سیاہ عمامہ سے متعلق بعض احادیث مضمون میں گزر چکی ہیں، جبکہ مستدرک حاکم اور طبرانی وغیرہ میں نبی اکرم ﷺ کے سفید عمامہ کا تذکرہ موجود ہے نیز آپ ﷺ سفید کپڑوں کو بہت پسند فرماتے تھے، متعدد احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں بہترین کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان)

☆ حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنو کیونکہ وہ بہت پاکیزہ، بہت صاف اور بہت اچھا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

عمامہ میں شملہ لٹکانا:

شملہ لٹکانا مستحب ہے اور سنن زوائد میں سے ہے۔ شملہ کی مقدار کے سلسلہ میں بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۴ انگل ہو تو بہتر ہے۔

☆ حضرت عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ ﷺ پر کالا عمامہ تھا۔ اس کے دونوں کناروں کو آپ ﷺ نے اپنے دونوں شانوں کے درمیان (یعنی پیچھے) لٹکایا تھا۔ (مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں کندھوں کے درمیان ڈالتے تھے۔ یعنی عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رہتا تھا۔ حضرت نافعؒ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شاگرد) فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی ترکی گھوڑے پر سوار عمامہ پہنے ہوئے حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے دونوں کندھوں کے درمیان عمامہ کا کنارہ لٹکا رکھا تھا۔ میں نے ان کے متعلق حضور اکرم ﷺ سے پوچھا، تو فرمایا: تم نے ان کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ (مستدرک حاکم)

عمامہ اور نماز:

عمامہ پہن کر نماز پڑھنے کی کیا کوئی خاص فضیلت ہے؟ اس بارے میں متعدد احادیث کتب احادیث میں مذکور ہیں، مگر وہ عموماً ضعیف یا موضوع ہیں مثلاً: عمامہ پہننا عربوں کا تاج ہے۔ (دیلمی) عمامہ باندھا کرو، تمہاری بردباری بڑھ جائے گی۔ (بیہقی، مستدک حاکم) عمامہ لازم پکڑ لو، یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور پیچھے لٹکایا کرو۔ (بیہقی، طبرانی، دیلمی) عمامہ کے ساتھ ۲ رکعتیں بغیر عمامہ کے ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔ (دیلمی) عمامہ کے ساتھ جمعہ بغیر عمامہ کے ۷۰ جمعہ سے افضل ہے۔ (دیلمی)

علماء وفقہاء نے تحریر کیا ہے کہ عمامہ پہن کر نماز پڑھنے کی اگرچہ کوئی خاص فضیلت احادیث صحیحہ میں وارد نہیں ہوئی ہے لیکن چونکہ عمامہ پہننا نبی اکرم ﷺ کی سنت وعادت کریمہ ہے اور صحابۂ کرام وتابعین وتبع تابعین بھی عموماً عمامہ پہنا کرتے تھے، نیز یہ کسی دوسری قوم کا لباس نہیں بلکہ مسلمانوں کا شعار ہے اور انسانوں کے لئے زینت ہے۔ لہذا ہمیں عمامہ اتار کر نماز پڑھنے کا اہتمام نہیں کرنا چاہئے، بلکہ عام حالات میں بھی عمامہ یا ٹوپی پہننی چاہئے اور عمامہ یا ٹوپی پہن کر ہی نماز ادا کرنی چاہئے، اگرچہ عمامہ یا ٹوپی پہننا واجب یا سنت مؤکدہ نہیں ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ سے عمامہ کا استعمال کرنا ثابت ہے، جس پر امت مسلمہ متفق ہے تو کوئی خاص فضیلت ثابت نہ بھی ہو تب بھی محض نبی اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کا عمل کرنا بھی اس کی فضیلت کے لئے کافی ہے، مثلاً سفید لباس نبی اکرم ﷺ کو پسند تھا، اس لئے سفید لباس پہننا افضل ہوگا، خواہ کسی خاص فضیلت اور ثواب کی کثرت کا ثبوت ملتا ہو یا نہ۔

عمامہ کو ٹوپی پر باندھنا:

☆ حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، فرمارہے تھے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔ (ترمذی) بعض محدثین نے اس حدیث کی سند میں آئے ایک راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ٹوپی سے متعلق احادیث:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔ (طبرانی) علامہ سیوطیؒ نے الجامع الصغیر میں تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ الجامع الصغیر کی شرح لکھنے والے شیخ علی عزیزیؒ نے تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (السراج المنیر لشرح الجامع الصغیر ج ۴ ص ۱۱۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی) اس حدیث کی سند میں آئے ایک راوی حضرت عبداللہ بن خراش ہیں، ابن حبانؒ نے ان کی توثیق کی ہے نیز فرمایا کہ بسا اوقات غلطی کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد للھیثمی ج ۲ ص ۱۲۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مُحرِم (یعنی حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا مرد) کرتا، عمامہ، پائجامہ اور ٹوپی نہیں پہن سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم) معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ٹوپی عام طور پر پہنی جاتی تھی۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سفر میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں پتلی یعنی شامی ٹوپی۔ (ابو شیخ اصبہانی نے اس کو روایت کیا ہے) شیخ عبدالرؤوف مناویؒ نے تحریر کیا ہے کہ ٹوپی کے باب میں یہ سب سے عمدہ سند ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۵ص۲۴۶)

☆ ابو کبشہ انماریؓ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام کی ٹوپیاں پھیلی ہوئی اور چپکی ہوئی ہوتی تھیں۔ (ترمذی)

☆ حضرت خالد بن ولیدؓ کی غزوۂ یرموک کے موقعہ پر ٹوپی گم ہوگئی تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میری ٹوپی تلاش کرو۔ تلاش کرنے کے باوجود بھی ٹوپی نہ مل سکی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ دوبارہ تلاش کرو، چنانچہ ٹوپی مل گئی۔ تب حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عمرہ کی ادائیگی کے بعد بال منڈوائے تو سب صحابۂ کرام آپ ﷺ کے بال لینے کے لئے ٹوٹ پڑے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر کے اگلے حصہ کے بال تیزی سے لے لئے اور انہیں اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیا، چنانچہ میں جب بھی لڑائی میں شریک ہوتا ہوں یہ ٹوپی میرے ساتھ رہتی ہے، انہیں کی برکت سے مجھے فتح ملتی ہے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے)۔ (رواہ حافظ البیھقی فی دلائل النبوۃ والحاکم فی مستدرکہ ۳/۲۲۹) امام ھیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح ہیں۔ ۹/۳۴۹)

☆ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ایک باب باندھا ہے: باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر یعنی سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کا حکم۔ جس میں حضرت حسن بصریؒ کا قول ذکر کیا ہے کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے صحابۂ کرام اپنی ٹوپی اور عمامہ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شہید وہ ہے جس کا ایمان عمدہ ہو اور دشمن سے ملاقات کے وقت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے بہادری سے لڑے اور شہید ہو جائے، اس کا درجہ اتنا بلند ہوگا کہ لوگ قیامت کے دن اس کی طرف اپنی نگاہ اس طرح اٹھائیں گے۔ یہ کہہ کر حضور اکرم ﷺ نے یا حضرت عمرؓ نے جو حدیث کے راوی ہیں اپنا سر اٹھایا یہاں تک کہ سر سے ٹوپی گر گئی۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے غلام نافع کو ننگے سر نماز پڑھتے دیکھا تو بہت غصہ ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ ہم اس کے سامنے زینت کے ساتھ حاضر ہوں۔

☆ حضرت زید بن جبیرؒ اور حضرت ہشام بن عروہؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (کے سر) پر ٹوپی دیکھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت عبداللہ بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب (کے سر) پر سفید مصری ٹوپی دیکھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت اشعثؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اشعریؓ بیت الخلاء سے نکلے اور ان (کے سر) پر ٹوپی تھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

﴿وضاحت﴾: حدیث کی اس مشہور کتاب "مصنف ابن ابی شیبہ" میں متعدد صحابۂ کرام کی ٹوپیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان میں سے اختصار کی وجہ سے میں نے صرف تین صحابۂ کرام کی ٹوپی کا تذکرہ یہاں کیا ہے۔

ٹوپی سے متعلق بعض علماء امت کے اقوال:

نبی اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کی ٹوپیوں کا تذکرہ اس مختصر مضمون میں کرنا مشکل ہے، لہذا انہیں چند احادیث پر اکتفا کرتا ہوں، البتہ بعض علماء وفقہاء کے اقوال کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

☆ شیخ نعمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز تو ادا ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ فقہ حنفی کی بے شمار کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔

☆ علامہ ابن القیمؒ نے تحریر کیا ہے کہ آپ ﷺ عمامہ باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی بھی پہنتے تھے، آپ ﷺ عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور آپ ﷺ ٹوپی پہنے بغیر بھی عمامہ باندھتے تھے۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد)

☆ شیخ ناصر الدین البانیؒ کی رائے ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز تو ادا ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (تمام المنة صفحہ ۱۶۴)

☆ شیخ ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے۔ سر کی حفاظت کرتی ہے اور عمامہ کو جماتی ہے۔ (فیض القدیر)

☆ ہندو پاکستان و بنگلا دیش و افغانستان کے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز تو ادا ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ ایک اہل حدیث عالم دین نے تحریر کیا ہے کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے، صحابۂ کرام سے جواز ملتا ہے مگر بطور فیشن لاپرواہی اور تعصب کی بنا پر مستقل کے لئے یہ عادت بنالینا جیسا کہ آجکل دھڑلے سے کیا جارہا ہے۔ ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خود یہ عمل نہیں کیا۔ (مجلّہ اہل حدیث سوہدرہ، پاکستان، ج ۱۵، شمار ۲۲ ۔۔۔۔ بحوالہ کتاب ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز؟)

☆ اہل حدیث عالم مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ نے تحریر کیا ہے کہ سر اعضاء ستر میں سے نہیں ہے، لیکن نماز میں سر ننگے رکھنے کے مسئلہ کو اس لحاظ سے بلکہ آداب نماز کے لحاظ سے دیکھنا چاہئے اور آگے کندھوں کو ڈھانکنے پر دلالت کرنے والی بخاری و مؤطا امام مالک کی روایات اور مؤطا کی شرح زرقانی (وتمہید)، ابن عبدالبر، بخاری کی شرح فتح الباری، ایسے ہی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کتاب الاختیارات اور امام ابن قدامہ کی المغنی سے تصریحات و اقتباسات نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ کندھے بھی اگرچہ اعضائے ستر میں سے نہیں ہیں، اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑا ہونے کی شکل میں ننگے کندھوں سے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سر بھی اگرچہ اعضاء ستر میں سے نہ سہی لیکن آداب نماز میں سے یہ بھی ایک ادب ہے کہ بلاوجہ ننگے سر نماز نہ پڑھی جائے اور اسے ہی زینت کا تقاضا بھی قرار دیا ہے۔۔۔۔ ابتدائے عہد اسلام کو چھوڑ کر جب کہ کپڑوں کی قلت تھی اس کے بعد اس عاجز کی نظر سے کوئی ایسی روایت نہیں گزری، جس میں صراحتاً مذکور ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے یا صحابۂ کرام نے مسجد میں اور وہ بھی نماز باجماعت میں ننگے سر نماز پڑھی ہو، چہ جائیکہ معمول بنالیا ہو۔ اس رسم کو جو پھیل رہی ہے بند کرنا چاہئے۔ اگر فیشن کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو نماز مکروہ ہوگی۔ (فتاویٰ علماء اہل حدیث ج ۴ ص ۲۹۰۔۲۹۱۔۔۔۔ بحوالہ کتاب ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز؟)

☆ ایک دوسرے اہل حدیث عالم مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ، صحابۂ کرام اور اہل علم کا طریق وہی ہے جو اب تک مساجد میں متوارث ہے اور معمول بہا ہے۔ کوئی مرفوع حدیث صحیح میری نظر سے نہیں گزری جس سے ننگے سر نماز کی عادت کا جواز ثابت ہو، خصوصاً باجماعت فرائض میں بلکہ عادت مبارکہ یہی تھی کہ پورے لباس سے نماز ادا فرماتے تھے۔۔۔۔۔۔۔ سر ننگا رکھنے کی عادت اور بلاوجہ ایسا کرنا اچھا فعل نہیں ہے۔ یہ فعل فیشن کے طور پر روز بروز بڑھ رہا ہے اور یہ بھی نامناسب ہے۔۔۔۔۔۔ اگر حسِ لطیف سے طبیعت محروم نہ ہو تو ننگے سر نماز ویسے ہی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ ضرورت اور اضطرار کا باب اس سے الگ ہے۔ (فتاویٰ علماء اہل حدیث ج ۴ ص ۲۸۶۔۲۸۹۔۔ بحوالہ کتاب ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز؟)

☆ سعودی عرب کے تمام شیوخ کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ ٹوپی نبی اکرم ﷺ کی سنت اور تمام محدثین و مفسرین و فقہاء و علماء و صالحین کا طریقہ ہے نیز ٹوپی پہننا انسان کی زینت ہے اور قرآن کریم (سورۃ الاعراف ۳۱) کی روشنی میں نماز میں زینت مطلوب ہے لہذا ہمیں ٹوپی پہن کر ہی نماز پڑھنی چاہئے۔ یہ فتاوے سعودی عرب کے شیوخ کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں۔ سعودی عرب کی موجودہ حکومت کے نظام کے

تحت کسی بھی حکومت کے دفتر میں کسی بھی سعودی باشندہ کا معاملہ اسی وقت قبول کیا جاتا ہے جب کہ وہ ٹوپی اور رومال کے ذریعہ سر ڈھانک کر حکومت کے دفتر میں جائے۔ سعودی عرب کے خواص وعوام کا معمول بھی یہی ہے کہ وہ عموماً سر ڈھانکر ہی نماز ادا کرتے ہیں۔

﴿پہلا نکتہ﴾:

ان دنوں امت مسلمہ کی ایک چھوٹی سی جماعت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک حدیث کو بنیاد بنا کر ننگے سر نماز پڑھنے کی بظاہر ترغیب دینے لگتی ہے : اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ رُبَمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَه فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَیْنَ یَدَیْهِ (ابن عساکر) نبی اکرم ﷺ کبھی کبھی اپنی ٹوپی اتار کر اسے اپنے سامنے بطور سترہ رکھ لیتے تھے۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل اسباب کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنے کی کسی بھی فضیلت پر استدلال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

۱) یہ روایت ضعیف ہے، نیز اس روایت کو ذکر کرنے میں ابن عساکر متفرد ہیں، یعنی حدیث کی مشہور ومعروف کسی کتاب میں بھی یہ حدیث مذکور نہیں ہے۔

۲) اور اگر علی وجه التنزل اس روایت کو صحیح مان بھی لیا جائے تب بھی یہ مطلق ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز کے لئے دلیل نہیں بن سکتی، بلکہ اس حدیث کے ظاہری الفاظ بتا رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایسا ایک اہم ضرورت کے وقت کیا جب ایسی کوئی چیز میسر نہ آئی جسے بطور سترہ آپ ﷺ اپنے سامنے رکھ لیتے اور احادیث میں سترہ کی کافی اہمیت وارد ہوئی ہے۔

اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ مرد حضرات کے لئے نماز میں ٹوپی یا عمامہ سے سر کا ڈھانکنا واجب نہیں ہے، جس پر امت مسلمہ متفق ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے ننگے سر صرف حج یا عمرہ کے احرام کی صورت میں ہی نماز پڑھنا ثابت ہے۔ رہا کوئی چیز نہ ملنے کی وجہ سے سترہ کے لئے اپنے آگے ٹوپی کا رکھنا تو پہلی بات یہ عمل آپ ﷺ نے ایک دوسرے اہم حکم کو پورا کرنے کے لئے کیا۔ دوسری بات اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں کہ آپ ﷺ نے ننگے سر نماز پڑھی۔ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اونچی والی ٹوپی جو آپ ﷺ سفر میں پہنتے تھے اس کو سترہ کے طور پر استعمال کیا ہو اور عمامہ یا سر سے چپکی ہوئی ٹوپی آپ ﷺ کے سر پر ہو کیونکہ آپ ﷺ کی دو یا تین قسم کی ٹوپی کا تذکرہ احادیث وسیرت وتاریخ کی کتابوں میں آتا ہے۔

اس حدیث کے علاوہ ابن عساکر میں وارد ایک مقولہ سے بھی اس چھوٹی سے جماعت نے استدلال کیا ہے: (مساجد میں ننگے سر آؤ اور عمامہ باندھ کر آؤ، بے شک عمامہ تو مسلمانوں کے تاج ہیں) لیکن محدثین نے اس مقولہ کو حدیث نہیں بلکہ موضوع ومن گھڑت بات شمار کیا ہے۔ اور اگر یہ مقولہ حدیث مان بھی لیا جائے تو اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہمیں مسجد میں عمامہ باندھ کر آنا چاہئے۔

﴿دوسرا نکتہ﴾:

بعض حضرات ٹوپی کا استعمال تو کرتے ہیں مگر ان کی ٹوپیاں پرانی، بوسیدہ اور کافی میلی نظر آتی ہیں۔ ہم اپنے لباس ومکان ودیگر چیزوں پر اچھی خاصی رقم خرچ کرتے ہیں مگر ٹوپیاں پرانی اور بوسیدہ ہی استعمال کرتے ہیں۔ میرے عزیز بھائیو! سر کو ڈھانکنا زینت ہے جیسا کہ مفسرین

ومحدثین وعلماء نے کتابوں میں تحریر کیا ہے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حکم (خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ) کے مطابق زینت مطلوب ہے، نیز ٹوپی یا عمامہ کا استعمال اسلامی شعار ہے، اس سے آج بھی مسلمانوں کی شناخت ہوتی ہے، لہذا ہمیں اچھی وصاف ستھری ٹوپی کا ہی استعمال کرنا چاہئے۔

﴿تیسرا نکتہ﴾:

نماز کے وقت عمامہ یا ٹوپی پہننی چاہئے، لیکن عمامہ یا ٹوپی پہننا واجب نہیں ہے۔ لہذا اگر کسی شخص نے عمامہ یا ٹوپی کے بغیر نماز شروع کر دی تو نماز پڑھتے ہوئے اس شخص پر ٹوپی یا رومال وغیرہ نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے عموماً نمازی کی نماز سے توجہ ہٹتی ہے (خواہ تھوڑے وقت کے لئے ہی کیوں نہ ہو)، البتہ نماز شروع کرنے سے قبل اس کو عمامہ یا ٹوپی پہننے کی ترغیب دینی چاہئے۔

﴿خلاصۂ کلام﴾:

عمامہ یا ٹوپی نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے (کیونکہ احادیث وسیر وتاریخ کی کتابوں میں جہاں جہاں بھی عام زندگی کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے سر پر کپڑے ہونے یا نہ ہونے کا ذکر وارد ہوا ہے، آپ ﷺ کے سر پر عمامہ یا ٹوپی کا تذکرہ ۹۹ فیصد وارد ہوا ہے) صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور علماء کرام عمامہ یا ٹوپی کا استعمال فرماتے تھے، نیز ہمیشہ سے اور آج بھی یہ مسلمانوں کی پہچان ہے۔ لہذا ہم سب کو عمامہ وٹوپی یا صرف ٹوپی کا استعمال ہر وقت کرنا چاہئے۔ اگر ہر وقت ٹوپی پہننا ہمارے لئے دشوار ہو تو کم از کم نماز کے وقت ٹوپی لگا کر ہی نماز پڑھنی چاہئے۔ ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز ادا تو ہو جائیگی مگر فقہاء وعلماء کی ایک بڑی جماعت کی رائے ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے، حتی کہ بعض فقہاء وعلماء نے متعدد احادیث، حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کا اپنے شاگرد حضرت نافعؒ کو تعلیم اور صحابۂ کرام کے زمانہ سے امت مسلمہ کے معمول کی روشنی میں ننگے سر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، جن میں سے شیخ نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہؒ (۸۰ھ-۱۵۰ھ) اور شیخ ناصر الدین البانیؒ (۱۳۳۳ھ-۱۴۲۰ھ) کا نام قابل ذکر ہے۔ آخر الذکر شیخ البانی صاحب کا تذکرہ اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اِن دنوں جو حضرات ننگے سر نماز پڑھنے کی بات کرتے ہیں ان میں سے بعض حضرات عموماً احکام ومسائل میں شیخ ناصر الدین البانیؒ کے اقوال کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔ ننگے سر نماز کے متعلق انہوں نے واضح طور پر تحریر کیا ہے اور ان کے اقوال کیسٹوں میں ریکارڈ ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

ہم ہندو پاک کے رہنے والے سعودی عرب میں مقیم عموماً فیشن کی وجہ سے ٹوپی کے بغیر نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ سعودی عرب میں ۱۲-۱۳ سال کے قیام کے دوران میں نے کسی بھی سعودی عالم یا خطیب یا مفتی یا مستقل امام کو سر کھول کر نماز پڑھتے یا پڑھاتے یا خطبہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا، بلکہ ان کو ہمیشہ سر ڈھانکتے ہوئے ہی دیکھا۔ نہ صرف خواص بلکہ سعودی عرب کی عوام بھی عموماً سر ڈھانک کر ہی نماز ادا کرتی ہے۔

﴿وضاحت﴾: یہ مضمون صرف مردوں کے سر ڈھانکنے کے متعلق تحریر کیا گیا ہے، رہا خواتین کے سر ڈھانکنے کا مسئلہ تو امت مسلمہ متفق ہے کہ خواتین کے لئے سر ڈھانکنا ضروری ہے، اس کے بغیر ان کی نماز ہی ادا نہیں ہوگی۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی، ریاض

(najeebqasmi@yahoo.com)